قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے | عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

الفضل

چندہ غیر ممالک سات روپے

میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

جلد ۴ | ۲۷ فروری ۱۹۱۷ء | شنبہ | مطابق ۴ جمادی الاول ۱۳۳۵ھ | نمبر ۶۸

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح

۲۳ و ۲۴ تاریخ جناب قبلہ نواب محمد علی خان صاحب نے احباب قادیان کو اپنے صاحبزادے محمد عبد اللہ صاحب کی دعوت ولیمہ دی ؛

۲۴ تاریخ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے صاحبزادے میاں ناصر احمد کے ختم قرآن کی آمین ہوئی ؛

جناب حافظ روشن علی صاحب و حافظ جمال احمد صاحب تبلیغ کے لئے چنگا بنگیال تشریف لے گئے ہیں ؛

ہفتہ مختتمہ میں مندرجہ ذیل احباب تشریف لائے۔ چودھری ابو الہاشم صاحب ایم۔ اے مع اپنے ایک بھائی اور والد صاحب کے بنگال سے۔ میاں اللہ دتا صاحب اروپ سے۔ میاں ثناء اللہ صاحب گلہ مہاراں سے۔ عمر دین صاحب لدھیکے سے

اخبار احمدیہ

برہمن بڑیہ میں تبلیغ

مولوی سید عبد الواحد صاحب برہمن بڑیہ سے لکھتے ہیں کہ :-

اس ہفتہ کوئی نیا آدمی داخل سلسلہ حقہ نہیں ہوا۔ احاطل میں مخالفین کا ایک جلسہ ہوا۔ جسکی مختصر کیفیت یہ ہے کہ آندی اوڑا ایک گاؤں ہے۔ جو برہمن بڑیہ سے کسی قدر دور واقعہ ہے۔ اس میں ایک آدمی سورج میاں نام احمدی ہے۔ اگرچہ یہ شخص دینی علم کچھ نہیں رکھتا ہے۔ مگر طبعاً ہوشیار اور عقلمند ہے۔ اور بنگالی زبان میں بات کرنے کا سلیقہ بھی رکھتا ہے۔ چونکہ یہ شخص ایک ہندو رئیس کا تحصیلدار ہے۔ اسلئے اکثر .. لوگوں سے اس کا تعلق ہے۔ اور چونکہ اس کے ذریعہ اس علاقہ میں سلسلہ حقہ کا چرچا پھیل رہا ہے۔ اس وجہ سے چند مفسدہ حاسد انسانوں نے ایک ایسا جلسہ کرنا چاہا۔ جسمیں اطراف و جوانب کے چند مخالف مولویوں کو بلا کر سلسلہ حقہ کے خلاف وعظ کہلا کر لوگوں کو بطور پیش بندی کے سلسلہ حقہ سے روکیں۔ اور کمال چالاکی سے یہ انتظام کیا کہ ہماری جماعت کا کوئی آدمی اس جلسہ میں شامل نہ ہوسکے تاکہ وہ جسطرح چاہیں۔ عوام میں سلسلہ حقہ کی نسبت نفرت پیدا کر سکیں۔ لیکن کسی نہ کسی طرح سورج میاں موصوف کو یہ بات معلوم ہو گئی۔ اور اس نے بذریعہ تار خاکسار کو اس سے مطلع کیا۔ خاکسار نے یہ خبر پاکر اپنے تلامذہ میں سے ایک کو مع دو اور احمدیوں کے اس غرض سے فوراً وہاں بھیجدیا کہ اول تو جلسہ کی تاریخ پیچھے کرائیں اور اگر یہ نہ ہوسکے۔ تو اہل جلسہ کو جو اکثر عوام الناس ہیں بانیان جلسہ کی چالاکی سے مطلع کریں۔ اور سلسلہ حقہ کی

(باہتمام شیخ عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا)

حقیقت سے لوگوں کو آگاہ کریں نیز اگر مخالفین مناظرہ کرنا چاہیں تو شرائط مناظرہ پیش کریں جب مخالفین کا جلسہ منعقد ہوا تو انہیں معلوم ہوا کہ برہمن بڑیہ سے کوئی احمدی مولوی خفیہ طور پر یہاں پہنچ گیا ہے اور حاضر جلسہ ہوکر ضرور تقریر کرے گا تو انکے ایک مولوی نے خفیہ طور پر .... سورج میاں صاحب کے مکان پر آکر دریافت کیا اور ہمارے آدمیوں سے مختصر باتیں کیں ۔ اور واپس جاکر اہل جلسہ کو اس سے مطلع کردیا ۔ جس سے انکے مولوی ایسے مرعوب ہوئے کہ سلسلہ حقہ کے خلاف کوئی بات جلسہ میں پیش نہ کرسکے اور عام باتوں میں وعظ کہکر جلسہ برخاست کردیا ۔ اور سب مولوی اسی دن شام کے بعد اپنے اپنے گاؤں روانہ ہو گئے اور ہمارے حق میں کفیناکہم کی صورت وقوع میں آئی فالحمد للہ علی ذلک

شہر سیالکوٹ میں تبلیغ

مولوی حکیم خلیل احمد صاحب سیالکوٹ سے تحریر فرماتے ہیں ۔ گذشتہ اتوار کو عاجز کی تیسری تقریر کا اعلان شہر سیالکوٹ میں بذریعہ اشتہار وغیرہ کیا گیا تقریر کا مضمون تھا

دنیا میں عذاب کیوں آرہا ہے؟

عاجز نے دعا کنا معذبین حتی نبعث رسولا کے ماتحت

عذاب کی حقیقت ۔

عذاب کے اقسام ۔

عذاب کے آنیکی وجہ ۔

کو تفصیل وار بیان کیا ۔ پھر آخر میں یہ بیان کیا کہ یہ تمام عذاب جنکی بیئے اسوقت قرآن شریف سے مختلف زمانوں اور مختلف قوموں کے متعلق بیان کیا جو کہ سب کے سب رسولوں کی تکذیب کے بعد آئے وہ سب عذاب آج مجموعی طور پر دنیا میں موجود ہیں یا نہیں ؟ اگر موجودہ زمانہ کے خطرناک اور مہلک زلازل جو کثرت کے ساتھ پے درپے دنیا کے مختلف حصص میں آئے جنکی مختصر تفصیل بھی سنائی ہے انکا نام عذاب نہیں ہے تو پھر وہ عذاب جو ان میں کہا گیا ہے فاخذتہم الرجفۃ یہ رجفہ بھی عذاب نہیں ہے پھر اگر کانگڑہ کی دو ہزار سال کی ایک عمارت پر خطرناک طور پر گرنے اور تباہی لانے والی صاعقہ کا نام عذاب نہیں ۔ تو قوم عاد و ثمود پر گرنے والی صاعقہ کا نام بھی عذاب نہیں ہے ۔ اسی طرح اگر سیلاب اور طوفان اور چین میں ندیاں چلنے اور کشتیوں کی گشتیاں ہونے کا نام عذاب نہیں تو قوم نوح پر آنیوالے سیلاب و طوفان اور دریائے نیل کے مد کا نام بھی عذاب نہیں ہونا چاہیئے پھر اگر چوہوں اور کیڑوں کے ذریعہ آنیوالی وبا یعنی طاعون کا نام عذاب نہیں تو موسیٰ کے زمانہ کے جراد اور قمل اور ضفادع کا نام کیونکر عذاب ہو سکتا ہے ۔ سچ تو یہ کہ ان عذابوں نے جسقدر انسانوں کو ہلاک کیا اسقدر عاد و ثمود اور لوط کی بستی کے رہنے والے اور بحیرہ مردار کے کنارے بسنے والے لوگ ہلاک نہ ہوئے ہونگے ۔ صرف طاعون کے سیلاب نے جسقدر انسانوں کو ہلاک کیا فرعون کا غرق ہونیوالا لشکر اسکا نصف بلکہ ربع بھی نہ ہوگا ۔ غرض کہ عذاب اور اسکی حقیقت اسکے اقسام اور اسباب پر غور کیا جائے تو دل بے اختیار بول اٹھتا ہے وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا کے ماتحت اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی بڑی عظمت اور شان والا رسول نذیر دنیا میں آیا ہے جسکے انذار پر اسکی تصدیق کے لیئے اسقدر عذابوں کے زور آور حملے دنیا پر ہو رہے ہیں اور وہ حضرت مسیح موعود مرزا غلام احمد قادیانی ہی ہے علیہ الصلوٰۃ والسلام دو گھنٹہ تقریر ہوئی چونکہ شام ہو گئی تھی اسلیئے جلسہ برخاست کیا گیا ۔ پھر دعا کی گئی کہ اللہ تعالےٰ ہماری گورنمنٹ کو ہر قسم کی مصیبتوں سے محفوظ رکھے اور اس جنگ میں دشمنوں پر فتح دے ؛

مولوی علی احمد صاحب حقانی مرحوم

ہمیں برادرم بشیر احمد صاحب راولپنڈی کے خط سے یہ خبر معلوم ہوکر نہایت رنج اور افسوس ہوا کہ انکے والد ماجد جناب مولوی علی احمد صاحب حقانی ۲۰ ۔ فروری کو ایک مدت مرض دق میں مبتلا رہ کر وانہ عالم بقا ہوئے ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۔ آپ نہایت مخلص ۔ پرجوش اور صاف قابل احمدی ہونیکے ساتھ ہی نہایت بلند پایہ کے شاعر بھی تھے ۔ آپ کا کلام بڑا موثر اور دلپذیر ہوتا تھا ۔ ہمیں اس حادثہ جانکاہ

زرعی زمین کے خریداروں کو اطلاع

قادیان میں ایک زمین قریباً پچاس ساٹھ گھماؤں رہن ہونے والی ہے اسوقت غیر زرعی زمین کی قیمت قادیان میں اڑھائی سو روپیہ گھماؤں تک ہے اگر اس سے نصف روپیہ یعنی سوا سو روپیہ فی گھماؤں یہ زمین رہن رکھی جائیگی جو بعض احباب قادیان میں زمین لینے کے خواہشمند ہیں اسلیئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جو صاحب زمین لینا چاہتے ہوں فوراً دفتر الفضل میں اپنی درخواست بھیجدیں اور یہ بھی تحریر فرمادیں کہ کسقدر زمین لینا چاہتے ہیں ؛ زمین کا اکثر حصہ قریباً ایک جگہ واقعہ ہے یعنی کھیت پاس پاس ہیں اگر فاصلہ ہے تو بہت کم جسمیں نگرانی میں فرق نہیں آ سکتا ۔ زمین بارانی ہے لیکن ایک کنواں غیر آباد اس زمین میں ہے جو سامان آبکشی لگانے سے پانی دینے کے قابل ہوسکتی ہے اسمیں نصف کے حصہ دار اس زمین کے مرتہن ہو سکتے ہیں اسوقت اس زمین کا لگان اوسطاً سات روپیہ فی گھماؤں ہے جسمیں سے اوسطاً اڑھائی روپیہ سرکاری لگان کے جاتے ہیں ؛

مرتہن اپنی سہولت کیلیئے اگر چاہیں تو یہ شرط کرا سکتے ہیں کہ دو یا تین سال کے بعد بہ تمیز تین چار ماہ کا نوٹس دیکر جسوقت چاہیں اپنا روپیہ واپس لے سکینگے یا یہ کہ اتنے عرصہ تک راہن کو زمین چھڑانے کا اختیار نہ ہوگا ؛

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان - ۲۷ر فروری ۱۹۱۷ء

اسمہٗ احمد کے متعلق اہلحدیث کے اعتراضات کے جواب
(نمبر ۱)

پرچہ اہلحدیث مورخہ ۹ فروری ۱۹۱۷ء سے مولوی ثناءاللہ امرتسری نے حضرت خلیفۃ ثانی کی اس تقریر پر تنقید شروع کی ہے جو حضور نے ۲۷ر دسمبر ۱۹۱۵ء کو آیت اسمہٗ احمد کے متعلق قادیان کے سالانہ جلسہ کے موقعہ پر فرمائی تھی۔ اور اکتوبر ۱۹۱۶ء میں "انوار خلافت" نام مجموعہ تقاریر میں چھپ کر شائع ہو چکی ہے۔ تنقید کیا ہے ایک پاگل کی بڑ۔ لیکن چونکہ مولوی ثناءاللہ نے حسب زعم خود خلیفہ ثانی کی غلطیاں نکالی ہیں اسلئے ہم چاہتے ہیں کہ مولوی صاحب مذکور کو بتا دیں کہ جناب والا! یہ غلطیاں نہیں بلکہ آپ ہی کا سر پھرا ہوا ہے کہ صحیح کو غلط بتا رہے ہیں ۔

ثناءاللہ ۔ خلیفہ ثانی انوار خلافت صفحہ ۱۸ میں لکھتے ہیں "میرا عقیدہ ہے کہ یہ آیت (اسمہٗ احمد) مسیح موعود کے متعلق ہے۔ اور احمد آپ ہی ہیں۔ پھر صفحہ ۱۹ میں لکھتے ہیں "حضرت مسیح موعود کو احمد کہنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک نہیں۔ اور اس سے یہ مراد نہیں کہ آنحضرۃ صلے اللہ علیہ وسلم احمد نہ تھے آپ احمد تھے مطلب یہ کہ ان دونوں فقروں میں تناقض ہے پہلے فقرہ میں حصر کیا ہے کہ مسیح موعود ہی احمد ہیں۔ اور دوسرے فقرہ میں خود تسلیم کر لیا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم احمد ہیں ایسے احمد کہ مرزا صاحب بھی احمد بنے تو آپ ہی کی طفیل ۔

مجیب ۔ مولوی صاحب! آپ کو منطق دانی کا دعوےٰ تو بڑا ہے۔ لیکن خبر اتنی بھی نہیں کہ تناقض میں وحدت بھی شرط ہے یا نہیں ۔ خلیفہ ثانی کی اس تقریر میں بے شک یہ بات بیان کیگئی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم احمد تھے اور ضرور تھے۔ لیکن ساتھ ہی یہ بھی آپ نے بیان کیا ہے کہ احمد آپ کی صفت تھی نہ کہ آپ کا نام۔ اور جہاں یہ حصر کیا ہے کہ احمد حضرت مرزا صاحب ہی تھے۔ تو وہاں یہ کہا ہے کہ احمد آپ کا نام تھا۔ چنانچہ صفحہ ۱۸ میں فرماتے ہیں کہ کسی طرح بھی یہ بات ثابت نہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا نام احمد تھا"

پھر صفحہ ۱۲ میں فرماتے ہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا نام احمد نہ تھا بلکہ محمد تھا۔ اور صفحہ ۱۹ میں فرماتے ہیں آنحضرۃ صلے اللہ علیہ وسلم احمد تھے اور ضرور تھے لیکن احمد آپ کی صفت تھی نہ کہ آپ کا نام ۔

پھر اسی صفحہ ۱۹ میں فرماتے ہیں "اگر ہم رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق یہ کہیں کہ رسول اللہ میں احمد کی صفت نہیں پائی جاتی تو یہ آپ کی ہتک ہے۔ لیکن یہ کہنا کہ آپ کا نام احمد نہیں ہرگز آپکی ہتک کرنا نہیں کہلا سکتا ۔

پھر صفحہ ۲۹ میں فرماتے ہیں "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت احمد بھی تھی۔ اور اس بات سے کسی کو انکار نہیں بلکہ انکار کرنیوالا مومن ہی نہیں ہو سکتا۔

ثناءاللہ (خلیفہ ثانی انوار خلافت کے صفحہ ۱۹ میں لکھتے ہیں) جو شخص یہ کہے کہ احمد آپ (آنحضرت صلعم) کی صفت نہ تھی وہ جھوٹا ہے کیونکہ صحیح احادیث سے یہ ثابت ہے۔ اور اگر آپ احمد نہ ہوتے تو حضرت مسیح موعود احمد ہو ہی کیونکر سکتے تھے کیونکہ آپ نے جو کچھ حاصل کیا ہے آپ (آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم) ہی کی شاگردی میں حاصل کیا ہے" اسپر ہمارا پہلا سوال یہ ہے ۔ احمد مرزا صاحب کا نام ہے۔ اور آنحضرت ؐ کی صفت ۔ اس نام کے حصول کیلئے آنحضرت ؐ کے واسطہ بننے کی کیا ضرورت؟ دوسرا سوال یہ ہے کہ واسطہ اور ذی واسطہ میں صفت اور حرکت ایک ہی قسم کی ہوتی ہے ۔ جیسے ہاتھ اور قلم یا ہاتھ یا کنجی کی حرکت دونوں ایک ہی قسم کی ہوتی ہیں۔ پس اگر احمد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کیلئے صفت ہے۔ اور مرزا صاحب نے آنحضرت ؐ ہی سے حاصل کیا ہے تو بصورت صفت ہی کیا ہو گا نہ بصورت نام ۔ ورنہ واسطہ اور ذی واسطہ میں حرکت ایک ہی قسم کی نہ رہے گی ۔ تیسرا سوال یہ ہے کہ اگر احمد کا وصف ۔ مرزا صاحب کو بفیض محمدی اکتسابی ہے تو (ہی) کے ساتھ حصر کیا ہے ۔ کیا اور متبعان سنت نبویہ اس وصف میں شریک نہیں ہو سکتے ۔

چوتھا سوال یہ ہے کہ احمد اگر مرزا صاحب کا نام ہے تو لازمی بات ہے کہ والدین نے پیدا ہونے سے زیادہ سے زیادہ ساتویں روز رکھا ہو گا۔ اور یہ تو ظاہر ہے کہ اسوقت مرزا صاحب میں کوئی کمال یا اتباع محمدی کا اثر نہ تھا۔ پھر انکو یہ اکتسابی صفت ایسے وقت میں کسطرح حاصل ہوئی ۔

مجیب ۔ مولوی صاحب! آپکے پہلے دونوں سوال لاتعلق ہیں۔ کیونکہ حضرت خلیفۃ ثانی نے یہ کب کہا ہے کہ حضرت مرزا صاحب کے مجرد نام احمد میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم واسطہ ہیں۔ بلکہ خلیفۃ ثانی تو صاف فرماتے ہیں

"صرف نام کا بغیر نام کی صفات کے ہونا کچھ فائدہ نہیں رکھتا۔ جب تک کسی میں اسکے نام کے مطابق اوصاف نہ پائے جاتے ہوں۔ نام کوئی قابل عزت بات نہیں" (انوار خلافت صفحہ ۱۹)

پس جب حضرت خلیفۃ ثانی نے یہ کہا کہ جس احمد نام (رسول) کا اس پیشگوئی اسمہٗ احمد میں ذکر ہے۔ وہ مسیح موعود ہیں ۔ تو اسکے صاف معنے یہ ہیں کہ آپ نے (خلیفۃ ثانی نے) مسیح موعود میں صفات احمدیت ثابت کئے ہیں۔ جبھی تو فرمایا کہ اگر آپ (آنحضرت ؐ) احمد نہ ہوتے ۔ تو حضرت مسیح موعود احمد ہو ہی کیونکر سکتے تھے۔ کیونکہ جو کچھ آپ نے حاصل کیا ہے۔ آپ ہی کی شاگردی سے حاصل کیا ہے ۔ اور اس میں کیا شک ہے کہ آپ میں جو صفات احمدیت موجود ہیں وہ بواسطہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم ہی ہیں کیونکہ حقیقی احمد آپ ہی ہیں۔ اگر آپ نے اعتراض کرنے سے پہلے اتنا ہی سوچا ہوتا کہ کوئی احمد نام شخص اس پیشگوئی اسمہٗ احمد کا مصداق ہو نہیں سکتا۔ جب تک اس میں صفات احمدیت موجود نہ ہوں۔ کیونکہ وہ رسول ہو گا تو آپ کو ان سوالات کے لکھنے کی بھی حاجت نہ پڑتی۔ لیکن افسوس! کہ آپ اصل بات تو سمجھتے نہیں ۔ اور یونہی بیہودہ اعتراض کرنے شروع کر دیتے ہیں ۔

سوال نمبر ۳ تو سرے سے غلط ہے کیونکہ یہ کبھی نے نہیں کہا کہ متبعان سنت نبویہ اکتسابی طور پر احمد کے وصف میں شریک نہیں ہو سکتے ۔ ہوا کریں ۔ حصر تو فقط اس بات کا ہے کہ جس احمد نام رسول کی پیشگوئی آیت اسمہٗ احمد

میں مذکور ہے ۔ مسیح موعود ہیں ۔ چنانچہ حضرت خلیفہ ثانی کے الفاظ یہ ہیں " سورہ صف کی آیت جسمیں ایک رسول کی جسکا نام احمد ہوگا ۔ بشارت دیگئی ہے × × × میرا یہ عقیدہ ہے کہ یہ آیت مسیح موعود کے متعلق ہے ۔ (انوار خلافت صفحہ ۱۸)

باقی رہا آپ کا چوتھا اعتراض سو وہ ایسا ہی ہے جیسے کہ کوئی نادان کہے کہ محمد و احمد اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا نام ہے ۔ تو لازمی بات ہے کہ آپکے سرپرستوں نے پیدا ہونے سے زیادہ سے زیادہ چند روز بعد رکھا ہوگا ۔ اور یہ ظاہر ہے کہ اس وقت آنجناب صلے اللہ علیہ وسلم میں کوئی ایسا کمال نمایاں نہ تھا جسکی وجہ سے کہا جا سکے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا نام محمد اور احمد اسلئے رکھا گیا کہ آپ اپنے اخلاق و خصائل محمودہ کی وجہ اسبات کے مستحق تھے ۔ کہ کثرت سے بار بار ایکی تعریف کی جاوے ۔ یا آپ بہترین حمد کے مستحق تھے ۔ حالانکہ تمام غیر احمدیوں کو یہ بات مسلم ہے ۔ ماہو جوابکم فہو جوابنا ۔ اگر خبر نہ ہو تو امام ابن قیم کی کتاب جلاء الافہام پڑھیں فرماتے ہیں :-

انہ صلے اللہ علیہ وسلم سمی محمداً واحمد لانہ یحمد اکثر مما یحمد غیرہ وافضل مما یحمد غیرہ × × × × فالاسمین انما اشتقا من اخلاقہ وخصائلہ المحمودۃ التی لاجلہا استحق ان یسمی محمداً او احمد فہو الذی یحمدہ اہل الدنیا واہل الآخرۃ ویحمدہ اہل السماء والارض فلکثرۃ خصائلہ المحمودۃ التی تفوت عد العادین سمی باسمین من اسماء الحمد یقتضیان التفضیل والزیادۃ فی القدر والصفۃ صفحہ ۱۳۵ و ۱۳۶ -

پھر فرماتے ہیں :- فلما کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مشتملاً علی ما یقتضی ان یحمد مرۃ بعد مرۃ سمی محمداً وہو اسم موافق لمسماہ ولفظ مطابق لمعناہ - صفحہ ۱۳۰

ایک اور مقام پر یوں فرماتے ہیں :- فہو الذی کثر حمد الحامدین لہ مرۃ بعد اخری او الذی یستحق ان یحمد مرۃ بعد اخری × × × وہذا علم وصفۃ اجتمع فیہ الامران فی حقہ صلعم صفحہ ۱۱۲

ثناء اللہ :- مرزا صاحب قادیانی کا نام جیسا کہ سب جانتے ہیں غلام احمد تھا ۔ اور ظاہر ہے کہ غلامی کا نشان احمد بننے سے مانع ہے ۔ مرزا صاحب خود ازالہ اوہام میں لکھتے ہیں کہ میرا نام غلام احمد قادیانی ہے ۔ اسلئے خلیفہ قادیان کی یہ بات غلط ہے کہ مرزا صاحب کا نام دراصل احمد ہے اور غلام کا لفظ یونہی ملکی رسم کے طور پر آیا ہے ۔ اگر غلام کا لفظ زائد مانا جاوے تو غلام اللہ کا اصل نام اللہ ہوگا ؟

مجیب ۔ جس ازالہ اوہام کا آپنے حوالہ دیا ہے اسی کی جلد ۲ صفحہ ۶۷۳ میں یہ بھی لکھا ہے کہ اس آنیوالے کا نام جو احمد رکھا گیا ہے ۔ وہ بھی اسکے مثیل ہونے کی طرف اشارہ ہے کیونکہ محمد جلالی نام ہے ۔ اور احمد جمالی ۔ اور احمد اور عیسیٰ اپنے جمالی معنوں کے رو سے ایک ہی ہیں ۔ اسی کی طرف یہ اشارہ ہے ومبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد ۔ مگر ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم فقط احمد ہی نہیں ۔ بلکہ محمد بھی ہیں ۔ جو جامع جلال و جمال ہیں ۔ لیکن آخری زمانہ میں برطبق پیشگوئی مجرد احمد جو اپنے اندر حقیقت عیسویت رکھتا ہے ۔ بھیجا گیا "

(۲) پھر یہ کون کہتا ہے کہ حضرت مرزا صاحب کا پورا نام غلام احمد قادیانی نہ تھا ۔ حضرت خلیفہ ثانی تو انوار خلافت کے صفحہ ۲۹ میں خود ارقام فرما چکے ہیں کہ ہم کب کہتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود کا پورا نام غلام احمد نہ تھا ہم تو خود تسلیم کرتے ہیں کہ پورا نام آپ کا غلام احمد ہی تھا ۔ لیکن اس تمام نام میں سے اصل حصہ نام کا احمد تھا اور غلام صرف خاندانی علامت کے طور پر بڑھا دیا گیا تھا ۔ اسی وجہ سے کہیں آپ اپنا نام غلام احمد لکھتے تھے ۔ اور کہیں احمد ۔ اور اصل نام وہی ہوتا ہے جو نام کا چھوٹے سے چھوٹا ٹکڑا ہو ۔ اور جسے انسان الگ استعمال کرتا ہو "

اس سوال میں غلام اللہ کی جو مثال آپنے دی ہے یہ بھی صحیح نہیں ۔ کیونکہ اول تو خلیفہ ثانی نے یہ کہیں نہیں فرمایا کہ غلام کا لفظ ہمیشہ اور ہر نام میں زائد ہوتا ہے بلکہ یہ فرمایا ہے کہ جسطرح ہندوستان میں یہ رسم ہے کہ لوگ مرکب نام رکھتے ہیں جیسے محمد احمد ۔ محمد علی وغیرہ ۔ اسی دستور کے مطابق حضرت صاحب کے خاندان میں بھی غلام کا لفظ سب ناموں کے پہلے بڑھایا جاتا تھا " جس کا صرف یہ مطلب ہے ۔ کہ حضرت مسیح موعود کے نام میں غلام کے لفظ کا زائد ہونا آپکے خاندان کے دستور کی وجہ سے ہے نہ کہ کوئی قاعدہ کلیہ بنایا گیا ہے ۔

دوسرے یہ صورت جب ممکن ہو کہ ترکیب عربی ہو حالانکہ غلام اللہ کی ترکیب عربی ہے نہ ہندی ۔ کہ غلام احمد کی ترکیب سے مشابہت رکھے ۔

تیسرے انوار خلافت صفحہ ۲۹ میں جو یہ اصول بیان ہوا ہے " اصل نام وہی ہوتا ہے ۔ جو نام کا چھوٹے سے چھوٹا ٹکڑا ہو ۔ اور جسے انسان الگ استعمال کرتا ہو " وہ اسجگہ حاوی نہیں ۔ کیونکہ کسی غلام اللہ نام کے شخص کو صرف اللہ کہکر کوئی نہیں پکارتا ۔ ہاں غلام احمد کو صرف احمد پکارا جاتا ۔

ثناء اللہ ۔ یہ کہنا کہ ان مرکب ناموں میں کوئی معنے اور کوئی مطلب نہیں ہوتا " بالکل بے مطلب بات ہے ۔ کیونکہ مرکب اضافی میں ہر ایک کا مطلب اضافت ہوتا ہے ۔ جیسے غلام اللہ و غلام الرحمان ۔

مجیب ۔ مولوی صاحب! کوئی بات تو ٹھکانے کی بھی کرو غلام اللہ اور غلام الرحمن کی جو مثالیں آپنے دی ہیں ان کے متعلق کس نے کہا ہے کہ انہیں یا اس قسم کے مرکب اضافی ناموں میں اضافت ملحوظ نہیں ہوتی ۔ خلیفہ ثانی نے ہندوستان کے جن مرکب ناموں کے متعلق لکھا ہے کہ ان مرکب ناموں کا کوئی معنے اور مطلب نہیں ہوتا ۔ اس کی توضیح انہوں نے خود انوار خلافت کے صفحہ ۲۳ میں یوں فرما دی ہے ۔ مثلاً بعض کا نام محمد احمد ۔ محمد علی وغیرہ رکھ دیتے ہیں ۔ حالانکہ ان ناموں سے کوئی معنے نہیں ۔ محمد ایک الگ نام ہے اور احمد یا علی ایک علیحدہ نام ہے ۔ ان دونوں کے ملانے سے کوئی جدید فائدہ حاصل نہیں ہوتا ۔ صرف نام لمبا ہو جاتا ہے ۔ اور اسی غرض کے لئے یہ الفاظ بڑھائے جاتے ہیں ۔ ورنہ ان دونوں ناموں میں سے ایک ہی نام درحقیقت اصل نام ہوتا ہے " محمد احمد اور احمد علی اور اس قسم

کے ناموں میں جو کہ کے اضافت ہے۔ اس سے بڑھ کر شاید ہی کوئی جاہل ہوگا ؂

ثناء اللہ:۔ اسمہٗ احمد والی آیت میں مذکور ہے کہ جب وہ احمد آیا تو لوگوں نے اسکو جادوگر کہا۔ اور اسکی تعلیم کو جادو کہا۔ خلیفہ قادیان کہتے ہیں۔ مرزا صاحب کے دلائل عالیہ اور براہین قاہرہ سنکر لوگ کہتے تھے کہ انکی تقریر میں جادو ہے۔ یہ دلیل خواجہ کمال الدین صاحب کے جواب میں لکھی ہے۔ انہوں نے سیالکوٹ کے لیکچر میں کہا تھا کہ احمد کے مسمی کے لئے یہ بھی ہے کہ لوگ اسے جادوگر کہینگے۔ اسکے جواب میں خلیفہ جی کہتے ہیں کن لوگوں نے جادوگر کہا۔ ہماری طرف سے اس کا جواب وہی ہے جو قرآن مجید نے فرمایا۔ کہ ھاتوا برھانکم ان کنتم صٰدقین (اپنے دعوے کا ثبوت پیش کرو) پس ہم بھی کہتے ہیں کہ احمد کے مسمی کے حق میں ضروری ہے کہ لوگ جادوگر کہیں۔ پس اس کا ثبوت کسی تحریر یا تقریر سے دیجئے ؂

مجیب۔ اول تو آپ نے حوالہ نقل کرنے میں خیانت کی ہے۔ انوار خلافت صفحہ ۴۰ کی عبارت یہ ہے:۔ "اور اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ جب وہ رسول آئیگا تو لوگ ان دلائل و براہین کو سنکر جو وہ دیگا کہینگے کہ یہ تو سحر مبین ہے۔ یعنے کھلا کھلا فریب یا جادو ہے۔ اور ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود سے یہی سلوک ہوا۔ جب آپ نے زبردست دلائل اور فیصلہ کن براہین اپنے مخالفوں کے سامنے پیش کئے تو بہت سے لوگ چلا اُٹھے کہ باتیں تو ٹھیک ہیں لیکن ہیں جھوٹ اور بہتوں نے یہ بھی کہا کہ آپ کی تقریر تحریر میں کچھ ایسا جادو ہوتا ہے کہ پڑھنے والے کو اپنی طرف مائل کر لیتی ہیں اسلئے اسکو پڑھنا نہیں چاہیئے" ؂

اس حوالہ میں سحر مبین کے معنے فریب، دلربا باتیں اور جھوٹ بھی لکھے گئے ہیں۔ جو عربی زبان کے رو سے بالکل صحیح اور ثابت شدہ معانی ہیں۔ اور یہ وہ القاب ہیں جو آپ اور آپ جیسے یہودی خصلت دیگر علماء بھی مسیح موعود کو اب تک دیتے ہیں ؂

دوسرے پہلو کو لیں تو اسکے متعلق بھی ہزاروں تقریری شہادتیں موجود ہیں۔ لیکن سر دست آپ ہی کے شہر امرتسر کا ایک تحریری حوالہ پیش کیا جاتا ہے۔ اخبار وکیل میں مسیح موعود کی وفات پر ایک لیڈر نکلا تھا اور لکھنے والا بھی ایک لیڈر ہے۔ لکھتا ہے:۔

"وہ شخص بہت بڑا شخص جس کا قلم سحر تھا اور زبان جادو۔ وہ شخص جو دماغی عجائبات کا مجسمہ تھا۔ الخ"

اب تیسرا پہلو لیجئے:۔ حدیث میں آتا ہے من تعلم بابا من النجوم تعلم بابا من السحر۔ یعنے جسنے ستاروں کے علم کا کوئی حصہ پڑھا اس نے سحر کا کوئی حصہ پڑھا۔ یہاں ستاروں کے علم کا نام سحر رکھا ہے اور کون نہیں جانتا کہ مرزا صاحب کو آپکے مخالفوں نے نجومی کہا ہے۔ اور ایسا اپنی کتابوں میں لکھتے رہے ہیں مثلاً مولوی محمد حسین بٹالوی نے اشاعت السنہ کی جلد شانزدہم میں آپکی نسبت لکھا ہے "نجومی، رملی، جوتشی جفری" بلکہ یہ گند دفتر اہل حدیث سے بھی شائع ہوتا رہا ہے۔ مرا یاد ترا فراموش۔

(۲) ضمیمہ انوار الاسلام میں آتھم کا ذکر کرتے ہوئے مسیح موعود خود فرماتے ہیں۔ کہ جب آتھم کی نسبت پیشگوئی کی گئی تھا تو کوئی کہتا تھا کہ مرنا کیا آتھم یا تھا ہے۔ ایک ڈاکٹر صاحب پہلے موت کا فتویٰ دے چکے ہیں کہ چھ مہینہ تک فوت ہو جائیگا۔ اور کوئی کہتا تھا کہ بڈھا ہے کوئی کہتا تھا کمزور ہے۔ موت کیا تعجب ہے۔ کوئی کہتا تھا کہ جادو سے ماردینگے۔ یہ شخص بڑا جادوگر ہے

۳۔ پیر سراج الحق صاحب نعمانی تذکرۃ المہدی میں لدھیانہ کے واقعات میں لکھتے ہیں کہ وہاں لوگوں نے کہا۔ مرزا جادوگر ہے خبر نہیں کیا جادو کر دے گا ؂

۴۔ خواجہ صاحب نے سیالکوٹ کے لیکچر میں جب یہ اعتراض کیا تھا انہی ایام میں کئی لوگوں نے یہاں بھی اور باہر بھی بیان کیا تھا کہ ہم خود حضرت صاحب کو ساحر سمجھا کرتے تھے لاہور کے ضلع سے ایک دوست کا خط آیا تھا کہ مولوی عبدالواحد صاحب غزنوی جو لاہور چینیاں مسجد کے امام ہیں انہوں نے اس سے کہا کہ "میں تو اس سے یہی نتیجہ نکالتا ہوں کہ مرزا صاحب جادوگر ہی ہے۔ اس اعتراض کے جتنے پہلو ممکن تھے سب کا جواب ہوا۔ اب آگے چلئے:۔

ثناء اللہ:۔ خلیفہ قادیانی انوار خلافت کے صفحہ ۲۴ سطر ۲ میں لکھتے ہیں۔ مرزا صاحب کا نام احمد ہی تھا اور اسی کتاب کے صفحہ ۳۹ سطر ۲ پر لکھا ہے۔ ہم کب کہتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود کا پورا نام غلام احمد نہ تھا۔ ہم تو خود تسلیم کرتے ہیں کہ پورا نام غلام احمد ہی تھا۔ ناظرین غور کیجئے۔ دونوں جگہ (ہی) کا لفظ کیا مزہ دے رہا ہے۔ احمد پر بھی (ہی) ہے، اور غلام احمد پر بھی (ہی)

مجیب۔ مولوی صاحب کسی تحریر میں دو جگہ (ہی) کے آنے سے کوئی نقص واقع نہیں ہو سکتا۔ انوار خلافت کے صفحہ ۲۴ اور صفحہ ۳۹ میں ایک ہی مضمون بیان ہوا ہے۔ لیکن معلوم ہوتا ہے کہ عقل و فہم سے آپ کو وہی تعلق ہے جو سینگ سے گدھے کو۔ عینک لگائیے۔ اور دونوں صفحوں کی عبارت پڑھئے:۔

صفحہ ۲۳ کی عبارت یہ ہے:۔ "حضرت صاحب کے خاندان میں غلام کا لفظ سب ناموں کے پہلے بڑھایا جاتا تھا۔ آپکے والد کا نام غلام مرتضیٰ تھا۔ چچوں کا نام غلام محمد اور غلام محی الدین تھا۔ اسی طرح آپکے نام کے ساتھ غلام بڑھایا گیا" یعنے غلام احمد تھا" ورنہ آپ کا نام احمد ہی تھا ؂

صفحہ ۳۹ کی عبارت یہ ہے:۔ "ہم کب کہتے ہیں کہ حضرت صاحب کا پورا نام غلام احمد نہ تھا۔ ہم تو خود تسلیم کرتے ہیں کہ پورا نام آپکا غلام احمد ہی تھا۔ لیکن اس تمام نام میں سے اصل حصہ نام کا احمد تھا اور غلام صرف خاندانی علامت کے طور پر بڑھا دیا گیا تھا۔ اسوجہ سے کہیں آپ اپنا نام غلام لکھتے تھے اور کہیں احمد۔ اور اصل نام وہی ہوتا ہے جو نام کا چھوٹے سے چھوٹا ٹکڑا ہو۔ اور جسے انسان الگ استعمال کرتا ہو"

بعد ملاحظہ ان ہر دو عبارات کے ہر ایک شخص سمجھ سکتا ہے کہ دونوں عبارتوں کا ایک ہی مدعا ہے اور ذرا بھی اختلاف نہیں۔ لیکن کیا کیجئے۔ امرتسر کا مولوی جاہل پورا نام اور نام کے اصل جزو میں فرق نہ کرکے کہتا ہے کہ دو مرتبہ (ہی) کے آنے سے تناقض پیدا ہو جاتا ہے ؂

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم * نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

خطبۂ جمعہ

جماعت قادیان کے متعلق

از حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح والمہدی ثانی ایدہ اللہ

فرمودہ ۲۳ر فروری سنہ ۱۹۱۷ء

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝ مَلِكِ النَّاسِ ۝ اِلٰهِ النَّاسِ ۝ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۝ الْخَنَّاسِ ۝ الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۝ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝

آج میں مختصر طور پر ایک خاص بات کی طرف یہاں کے لوگوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ بہت سی باتیں اس قسم کی ہوتی ہیں کہ جنہیں کہنے والا تو اپنے مُنہ سے نہایت آسانی اور جلدی سے نکال دیتا ہے۔ مگر وہ دوسروں کے لئے ابتلاء کا موجب بن جاتی ہیں۔ اور انکے دل میں ایسا وسوسہ پیدا ہو جاتا ہے کہ وہ کہیں کے کہیں چلے جاتے اور بالکل گمراہ ہو جاتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کا نام جو دوسروں کے دلوں میں وسوسے پیدا کرتے ہیں۔ خناس رکھا ہے۔ اور ایسی باتیں کرنے والوں اور اس قسم کے فتنہ کو اتنا بڑا اور اس قدر خطرناک قرار دیا ہے کہ اپنی تین صفات کے ذریعہ ان سے پناہ مانگنے کی ہدایت کرتا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے۔ قل اعوذ برب الناس۔ ملک الناس۔ الٰہ الناس تو خدا تعالیٰ کی ان تین صفات رب الناس۔ ملک الناس اور الٰہ الناس کے ذریعہ ایسے لوگوں اور انکے فتنے سے پناہ مانگی جاتی ہے عام طور پر قرآن کریم میں ایک ہی صفت سے پکارا جاتا ہے۔ مگر یہاں تین صفتیں بیان فرمائی ہیں کہ انکے ذریعہ پناہ مانگو۔ اس سے پتہ لگتا ہے۔ کہ یہ فتنہ بہت ہی بڑا ہے *

بعض اوقات ایک بات کو بہت معمولی اور چھوٹا سمجھا جاتا ہے۔ مگر اسکے نتائج بہت خطرناک نکلتے ہیں۔ آپ لوگوں نے سنا ہوگا۔ حضرت مولوی صاحب سُنایا کرتے تھے۔ کہ خلافت بغداد کی تباہی کی ابتداء دو شخصوں کی معمولی باتوں سے ہی شروع ہوئی تھی اور دونوں جا رہے تھے۔ ایک نے دوسرے کو کہا۔ آؤ کباب کھائیں۔ دوسرے نے کہا کباب کیا کھانے ہیں۔ آؤ لڑائی کرائیں۔ چنانچہ انہوں نے شیعوں کے محلہ میں جاکر کہدیا کہ سُنی تمہارے متعلق یہ کہہ رہے ہیں۔ اور سنیوں کے ہاں جاکر شیعوں کی نسبت یہ کہدیا۔ اسپر دونوں فریقوں میں لڑائی شروع ہو گئی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ بغداد کی خلافت تباہ ہو گئی *

آپ لوگوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ فتنہ پیدا کرنے والی بات خواہ کتنی چھوٹی ہو۔ زبان سے نہ نکالنی چاہیئے نہ مذاقیہ طور پر نہ ہنسی سے۔ کیونکہ ایسی بات کرنے والے کو اللہ تعالیٰ نے خناس کہا ہے۔ اس قسم کی باتوں سے بہت پرہیز کرنا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ نے اگر توفیق دی تو آئندہ میں کھولکر بتلاؤں گا۔ آج چونکہ دیر ہو گئی ہے اس لئے مختصر طور پر کہتا ہوں کہ اتنی بات خوب یاد رکھو۔ ایک دیا سلائی بہت چھوٹی سی ہوتی ہے۔ مگر سارے گھر کو جلاکر خاک سیاہ کر دیتی ہے۔ اسی طرح فتنہ انگیز بات ہوتی ہے۔ اسلئے اگرچہ وہ چھوٹی معلوم ہو۔ تو بھی اُسے چھوٹا نہ سمجھو۔ اور کبھی مُنہ سے نہ نکالو۔ اس سے بہت بڑا نقصان اور فتنہ پھیلتا ہے۔ اس وقت جس قدر مسلمانوں کی حکومتیں تباہ ہوئی ہیں۔ ان کا باعث چھوٹی چھوٹی باتیں ہی ہوئی ہیں۔ مگر بعد میں ان کے بڑے خطرناک نتائج نکلے ہیں۔ ایسی تمام تباہیوں کا وبال انہیں لوگوں پر پڑتا ہے جو فتنہ اٹھاتے ہیں۔ اسلئے ہر ایک مومن کو چاہیئے۔ کہ کوئی فتنہ والی بات کبھی مُنہ سے نہ نکالے اس کا نتیجہ بہت خطرناک ہوتا ہے *

رُباعی

عجب پیغامیوں کا کچھ نرالا طور ہے * ہے کہاں حفظِ مراتب یہ مقامِ غور ہے

ہیں امارت اور خلافت مزد اک شخص کے * جب ہے امیر ان کا کوئی اور خلیفہ اور ہے

"بہ یادِ حقّانی"

ہمارے کرمفرما جناب اکمل کے نتیجۂ فکر سے جہاں مولوی علی احمد صاحب حقانی مرحوم کے بیشمار ثناخوانوں کے زخم جگر تازہ ہو جائینگے۔ وہاں اُمید ہے کہ ہمارے سخن گو احباب اور خاصکر جناب قادیانی جناب ثاقب اور جناب مختار کو جنہیں جناب اکمل نے خاص انداز سے مخاطب فرمایا ہے، سخن سرائی پر مجبور ہونگے اور وہ بہت جلدی اپنے گلشن معانی کی بہار صفحہ اخبار (الفضل) پر دکھلائینگے * (ایڈیٹر)

خدا بخشے بہت سی خوبیاں تھیں تم میں حقانی
سخن فہمی سخن سنجی سخن گوئی میں لاثانی

کہاں سے لائینگے ہم شاعرِ رنگین بیان ایسا
تمہاری یاد تڑپایا کرے گی روز و شب جانی

تمہارے ایک اک مصرع پہ جھوما کرتے مستانہ
شرابِ عشق سے لبریز تھا جامِ غزل خوانی

محبت نام ہے جس کا ہو یا تھی وہ شیوں سے
متاعِ دردِ دل کی تم نے کر دی تھی فراوانی

سراپا بارہا کھینچا مرے محبوب کا تم نے
کہ جس کو دیکھ کر تصویرِ حیرت بن گیا مانی

تمہارے تخت میں تھا تختِ بلقیسِ معانی کا
کہ حاصل تھی زمینِ شعر پر تم کو سلیمانی

بتا ہی زور غولانِ رہِ احمدؐ نے مارا تھا
مگر تم نے نہ چھوڑا جادۂ محمودِ سبحانی

جز اک اللہ وفاداری اسی کا نام ہوتا ہے
کہ جس کو دوسرے لفظوں میں کہتے ہیں مسلمانی

کوئی کہدے میاں قاسم علی خاں رامپوری سے
کہ بھائی! اب تمہیں ہو جانشینِ مرد حقانی

ترنم ریز ہو جاؤ دبستانِ تعشق میں
کہ سُننا چاہتے ہیں ہم نوائے میر ناخانی

کہاں سے لاوے اکمل ہم زبان مختار احمد کی
جو ظاہر کر سکے رنجِ فراق و سوزِ پنہانی

(اکمل) (۲۳ فروری ۱۹۱۷ء)

قادیانی

انجمن ترقی اسلام کی تبلیغی کوششیں

(از حکیم خلیل احمد صاحب مبلغ)

موضع ڈسکہ میں تبلیغ

یہ عاجز میاں جمعہ صاحب (جو کہ ڈسکہ کے نمبردار ہیں) کی تحریک پر مقام ڈسکہ جو سمبڑیال اسٹیشن سے گیارہ میل کے فاصلہ پر ہے۔ چہار شنبہ کے روز پہنچا۔ وہاں چودھری نصر اللہ خان صاحب کی تعمیر کردہ بہت وسیع اور شاندار خوبصورت مسجد ہے۔ ہمنے وزیرآباد میں ایک احمدیہ مسجد دیکھی تھی۔ مگر یہ مسجد اس سے بھی خوبصورت ہے۔ اللہ تعالیٰ چودھری نصر اللہ خان صاحب وکیل کو جزاء خیر دے۔ انکی وجہ سے یہ مسجد احمدیوں کے قبضہ میں ہے۔ موضع موسٰی والا کے احمدی احباب بھی یہیں آکر نماز جمعہ پڑھا کرتے ہیں۔ اسجگہ عاجز کی تین تبلیغی تقریریں ہوئیں جنمیں غیر احمدی برابر شریک ہوتے رہے۔ اور یوں بھی فرداً فرداً لوگوں نے آکر سلسلہ حقہ کے متعلق باتیں دریافت کیں۔ ڈسکہ میں ایک تبلیغی تقریر غیر احمدیوں کے مشورہ سے غیر احمدیوں کی مسجد میں بھی ہوئی۔ اس تقریر کا بھی بفضلہ تعالےٰ بہت اچھا اثر ہوا۔ دوسرے دن جمعہ کے روز اس مسجد کا ملا جو کہ دوسرے گاؤں میں رہتا ہے۔ نماز پڑھانے آیا۔ لوگوں کو یقین تھا کہ ہمارا مولوی جب آئیگا تو مباحثہ ہوگا۔ بلکہ بعض لوگوں نے کہا تھا کہ ہم ضرور اس کو مقابلہ پر لائینگے۔ لیکن وہ نہ آیا۔ بلکہ لوگوں کو بھی ہمارا وعظ سننے سے منع کرتا رہا۔ مگر خدا کی شان جمعہ کی نماز کے بعد بہت سے لوگ ہماری مسجد میں آگئے۔ ہم لوگوں نے بھی جمعہ کی نماز پڑھ لی تھی اچھا مجمع ہوگیا۔ غیر احمدیوں نے آکر پھر خواہش کی۔ کہ ہمیں وعظ سناویں۔ ہمنے اسی وقت ایک اور تبلیغی تقریر کی شاید لوگوں کو یہ خبر ہوگئی تھی کہ جمعہ کے بعد سوال و جواب ہونگے اسلئے کافی تعداد میں آگئے تھے۔ بفضلہ اس تقریر کا بہت اچھا اثر ہوا۔ اور آنے والوں نے بہت خلوص کا اظہار کیا۔ اور بفضلہ تعالےٰ اسی روز اسی مسجد میں دو شخصوں نے احمدیت کو قبول کیا۔ ڈسکہ میں ایک ابتدائی احمدی مدرسہ کھولنے کی سخت ضرورت معلوم ہوتی ہے۔

ڈسکہ سے فارغ ہو کر ۴ فروری کو عاجز موسٰی والا پہونچا۔ وہاں بھی تبلیغی تقریر ہوئی جسمیں گاؤں کے غیر احمدی زیادہ تعداد میں شوق سے سننے کے لئے آئے اور اللہ تعالےٰ کا فضل ہے کہ یہاں چار شخصوں نے احمدیت کو قبول کیا:-

۱- چراغ الدین صاحب - موسٰی والا تحصیل ڈسکہ (سیالکوٹ)
۲- جان محمد صاحب عرف جانی " " " " "
۳- نظام الدین صاحب عرف ہیرا " " " " "
۴- میاں محمد الدین صاحب " " " " "
۵- غلام محمد صاحب - " " " "
۶- اہلیہ پیر محمد صاحب - " " " "

بن باجوہ ضلع سیالکوٹ میں ہماری فتح

گذشتہ جمعہ کو مقام بن باجوہ سے جماعت احمدیہ کا ایک خط آیا کہ ہمارے گاؤں کے چند لوگوں نے اسجگہ جماعت علی شاہ کے بیٹے اور اسکے ساتھ چند اور مولویوں کو بلایا ہے۔ جمعہ اور سنیچر کے روز وہ لوگ آجائینگے۔ اور ہم کو چیلنج دیا ہے کہ تم بھی اپنے مولوی کو بلاؤ تاکہ مباحثہ ہو جائے۔ اسلئے التماس ہے۔ کہ مولوی صاحب (خلیل احمد) ضرور بالضرور اور جلد تشریف لاویں۔ جب خطبہ جمعہ و نماز جمعہ سے میں فراغت پا چکا۔ تو مجھ کو اخویم مستری نظام الدین صاحب نے مسجد ہی میں یہ خط دکھایا۔ اور میں اسی وقت چلنے کے لئے تیار ہو گیا۔ ہمارے ساتھ اخویم غلام حسین صاحب نمبردار اور اخویم فضل کریم صاحب بھی ہو گئے بن باجوہ تحصیل پسرور سے پانچ میل کے فاصلہ پر ہے۔ ہم رات کے وقت تحصیل پسرور کے اسٹیشن پر پہونچے۔ اور وہاں سے اسی وقت ایک سواری کر کے بن باجوہ روانہ ہوئے۔ اور قریب دس بجے رات کے وہاں پہونچ گئے۔ اسی وقت مخالفین کے مولوی صاحبان کو خبر دیگئی کہ ہم مباحثہ کے لئے تیار ہیں۔ جماعت علی شاہ کا بیٹا کسی وجہ سے نہ آیا۔ لیکن تین مولوی صاحبان آگئے تھے۔ بات یہ قرار پائی کہ کل صبح عام جلسہ میں سوال و جواب ہو۔ چنانچہ ایک چھوٹے سے میدان میں عام جلسہ کا بندوبست بھی کیا گیا۔ اور عام طور سے ہندوؤں مسلمانوں اور سکھوں کو اطلاع بھی دیگئی۔ ۱۰ فروری کی صبح کو میں جلسہ گاہ میں پہونچ گیا۔ جلسہ میں عام مسلمانوں اور ہندوؤں کے علاوہ سکھ سرداروں کی کافی تعداد موجود تھی۔ لیکن افسوس! مولوی صاحبان نہ آئے۔ تب میں نے کھڑے ہو کر ایک تبلیغی تقریر شروع کر دی۔ اور بفضلہ تعالےٰ تقریباً چار گھنٹہ تک یعنی ۸ بجے صبح سے بارہ بجے کے قریب تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر مسلسل تقریر کی۔ علاوہ مسلمانوں کے ہندوؤں اور سکھوں کو بھی تبلیغ کی۔ پھر آخر میں اعلان کیا کہ جس کسی کو سوال کرنا ہو آئے اور شوق سے سوال کرے۔ لیکن باوجود وعدہ کرنے کے مولوی صاحبان تشریف نہ لائے۔ اس تقریر کا بفضلہ تعالےٰ بہت زبردست اثر عام لوگوں پر ہوا۔ اور مولوی صاحبان کی اس کمزوری اور گریز کو عام لوگوں نے نیز غیر قوموں نے بھی محسوس کیا اور افسوس کا اظہار کیا ٭

یہ حالت دیکھ کر اپنی خفت کو مٹانے یا اپنی کمزوری کو چھپانے کے لئے مولوی صاحبان اور ان کے خاص لوگ یہ چال چلے۔ کہ اس جگہ عصر کے وقت اپنے خاص جلسہ کا اعلان کیا۔ اور اس وقت ہمارے سلسلہ کے خلاف تقریر کی۔ افسوس! کہ باوجود چیلنج دینے اور وعدہ کرنے کے مقابلہ کے وقت مقابلہ کے لئے نہ آئے۔ لیکن علیحدہ جاہلوں کو اشتعال دلانے کے لئے آمادہ ہو گئے۔ یہ حالت دیکھ کر میں نے اخویم خدا بخش صاحب احمدی اور دیگر دوستوں سے کہا کہ آپ جلسہ میں جائیں۔ اور جب مولوی صاحبان کا بیان ختم ہو جائے۔ تو نرمی اور تہذیب کے ساتھ مولوی صاحبان سے نیز دیگر سامعین سے کہیں کہ کس قدر افسوس کی بات ہے کہ آپ کے کہنے پر ہمنے اپنے مولوی کو بلایا۔ پھر ایک جلسہ کیا تاکہ سوال و جواب جانبین سے ہوں لیکن باوجود وعدہ کرنے کے آپ کے مولوی صاحبان اسوقت نہ آئے۔ اور اب

ہنگ جلد کر کے ہمارے خلاف انہوں نے وعظ کیا ہے
.. .. لیکن
اب بھی مولوی صاحبان اسی جگہ ٹھہرے رہیں۔ ہمارے مولوی صاحب آتے ہیں۔ اور اسی وقت انکی باتوں کا جواب دینگے۔ چنانچہ مولوی صاحب کا وعظ ختم ہو گیا۔ تو اخویم خدا بخش صاحب احمدی نے کھڑے ہو کر اسی طرح کہا۔ لیکن یہ کہنا تھا کہ اسوقت بھرے جلسہ میں مولوی صاحب اسقدر گھبرائے کہ ہاتھ جوڑ کر کہا کہ مجھ کو معاف کرو۔ ہم جاتے ہیں۔ ان لوگوں کو سناؤ ۔

اللہ! اللہ!! یہ کھلی کھلی فتح تھی۔ جو جماعت احمدیہ کو اللہ تعالےٰ نے عام لوگوں کے سامنے عنایت کی۔ اور وعدہ الٰہی و جاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا کو پورا ہوتے ہوئے غیروں نے بھی دیکھا جو شخص کہ خود میدان چھوڑ جائے۔ اور عاجزی کرے اس کا تعاقب کرنا مناسب نہ سمجھا گیا۔ مجمع منتشر ہو گیا اور جماعت احمدیہ نہایت شاداں و فرحاں اللہ تعالےٰ کی حمد کرتی ہوئی واپس آئی۔ ہماری فتح اور مولوی صاحب کے گریز کا عام لوگوں نے اقرار کیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک ۔

رات کے وقت میری ایک اور تقریر مسجد احمدیہ میں ہوئی۔ صبح کو ہم لوگ وہاں سے روانہ ہو کر گذشتہ شب کو سیالکوٹ واپس آ گئے۔ بن باجوہ کی جماعت نہایت مخلصین کی جماعت ہے۔ خصوصاً میاں خدا بخش صاحب نہایت پُرجوش احمدی ہیں۔ اللہ تعالےٰ انکے اور ساری جماعت کے اخلاص میں اور ترقی دے۔

وی پی آتے ہیں

جن احباب کا چندہ الفضل ماہ فروری میں ختم ہوتا ہے، انکے نام ۲ مارچ کا پرچہ وی پی ہو گا۔ اُمید ہے۔ احباب وصول فرما کر شکریہ کا موقعہ دینگے۔ اس سے پہلے جو وی پی یکم فروری کو ان احباب کے نام کئے گئے تھے جن کا چندہ دسمبر یا جنوری میں ختم ہوتا تھا۔ انمیں سے تقریباً ۲۰ انکاری واپس آئے۔ گویا اتنے خریدار کم ہو گئے۔ اسلئے دوستوں کی خدمت میں عرض ہے۔ وی پی انکاری کر کے نقصان نہ پہنچائیں
(مینیجر الفضل ۲۵ر فروری ۱۹۱۷ء)

ہندوستان کی خبریں

پنجابی ڈبل کمپنی :- اس کمپنی میں ضلع لاہور کی کمیٹی کے ذریعہ انیس گریجوایٹ اور انٹرنس پاس ہندو مسلمان نوجوان اور خالصہ کالج امرتسر کے گیارہ طلباء اپنے نام درج کرا چکے ہیں ۔

حضور وائسرائے کا عزم پنجاب :- یہ خبر نہایت خوشی سے سُنی گئی ہے کہ ہز اکسیلنسی لارڈ چیمسفورڈ بہادر وائسرائے ہند نے اپنے موسم بہار کے دورہ میں لاہور اور پشاور کو بھی مقام تجویز کیا ہے ۔

سپاہ تحفظ ہند - حفاظت ہند کے لئے خاص سپاہ کا مسودہ قانون بالآخر سر چارلس منرو سپہ سالار افواج ہند نے ۱۲ر فروری کی مجلس واضع قوانین ہند (امپیریل لیجسلیٹو کونسل) میں پیش کیا۔ جس کا پورا نام "انڈین ڈیفنس فورس ایکٹ ۱۹۱۷ء" ہے۔ اور وہ دوران جنگ میں اور جنگ کے بعد چھ ماہ تک نافذ رہیگا۔ اور اسکے رُو سے ۱۶ اور ۵۰ سال کی درمیانی عمر کے یورپین نژاد افراد کو لازمی طور پر اس جدید فوج میں بھرتی ہونا پڑے گا۔ قانون کی منشاء کے مطابق بھرتی دو قسم کی ہوگی۔ مقامی اور عام جن لوگوں کی عمریں ۱۸ اور ۴۱ سال کے درمیان ہونگی۔ اور انکے علاوہ وہ لوگ جو برٹش نژاد یورپین نہیں ہونگے۔ اور اپنے تئیں بھرتی کے لئے پیش کرینگے۔ ان سے عام فوجی خدمت لیجائیگی۔ اور ان کو ہندوستان کے کسی حصہ میں فوجی خدمت پر مامور کیا جاسکیگا ۔

مہاتما منشی رام صاحب۔ گورنر گروکل کانگڑی تمام علائق دنیوی سے قطع تعلق کر کے ایک سنیاسی کی حیثیت سے بقیہ زندگی پوری کرنے کا ارادہ کر چکے ہیں۔ جو ہمارے نزدیک ایک قابل افسوس بات ہے۔

مسٹر تلک اور پال کو صوبہ پنجاب میں داخل ہونے کی ممانعت ۔ گورنمنٹ پنجاب نے مسٹر بال گنگا دھر تلک اور مسٹر بپن چندر پال کا پنجاب میں داخلہ بند کر دیا ہے۔ اور ان کو بونا پولیس کی معرفت اس حکم کی نقل پہنچا دی گئی ہے۔ کہ اگر وہ اس حکم کی خلاف ورزی کرینگے۔ تو قید ۶ سال تک اور جرمانہ کی سزا کے مستوجب ہوں گے ۔

سرینگر کے محصول گھر میں آتشزدگی ۔ محصول گھر اور دفتر میں آگ لگ جانے سے بہت سے کاغذات اور مال کا نقصان ہو گیا ۔

بصرہ جانے کی ممانعت :- مندرجہ ذیل سرکاری اعلان شائع ہوا ہے کہ سوائے ان لوگوں کے جو سرکاری کام کرتے ہیں۔ اور کسی کو بصرہ یا عراق عرب ایسے مقامات پر جہاں جنگی کاروائیاں ہوتی ہیں۔ جانے کی اجازت نہیں دی جائیگی۔ یہ ممانعت اہل ایشیا اور اہل یورپ دونوں پر عائد ہوگی۔ لیکن وہ لیڈیاں جو محدود مقامات میں رہتی ہیں۔ اور جن کو ہندوستان جانے کے لئے تھوڑے عرصہ کے لئے پاس دیئے گئے ہیں۔ جن کی میعاد ۴ مہینہ یا اس سے کم ہے۔ بصرہ کو واپس جا سکتی ہیں ۔

مسٹر ظفر علی صاحب کے ذمہ ایک یتیم خانہ کا قرضہ مسٹر نواب الدین صاحب مراد بیرسٹر ایٹ لا آنریری جنرل سکرٹری انجمن اسلامیہ سیالکوٹ نے مسٹر ظفر علی صاحب سابق ایڈیٹر زمیندار حال نظر بند کرم آباد کے نام ایک کھلی چٹھی چھپوائی ہے کہ آپ نے انجمن ہذا سے جو ۳۶ - ۷ - ۴۹۵ بطور قرض لئے تھے۔ جنمیں آج تک صرف دو اقساط دو دو صد روپیہ کی ادا ہوئی ہیں باقی روپیہ ادا کر دیں ورنہ عدالت کا دروازہ کھٹکھٹایا جائے گا ۔

کرایہ ریل میں زیادتی :- حال میں اعلان ہوا ہے۔ کہ لوگوں کے غیر ضروری سفر کو روکنے کے لئے ہندوستان میں ریل کا کرایہ بڑھا دیا جائے گا ۔